



جاگیرداری

اور

جاگیردارانہ پلچر

ڈاکٹر مبارک علی

جا گیرداری

اور

جا گیردارانہ کلچر

مصنف: ڈاکٹر مبارک علی

مشعل

آر-بی 5، سینئر فلور، عوامی کمپلکس

عثمان بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور 54600، پاکستان

جا گیرداری اور جا گیردارانہ کلچر

ڈاکٹر مبارک علی

کالی رائٹ (c) اردو 1996 مشعل پاکستان
ناشر: مشعل بکس

مشعل
آر بی ۵، عوامی کمپلیکس،
عثمان بلاک نیو گارڈن، لاہور۔ 54600، پاکستان

پیش لفظ

ان صفحات میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ فیوڈل ازم یا جاگیرداری کو مغرب اور مشرق کے تناظر میں دیکھا جائے اور اس کا تجزیہ کیا جائے کہ یہ نظام کن حالات میں پیدا ہوا تھا، کن حالات میں اس کی شکل و بیت بدلتی رہی اور پھر کس مرحلہ پر اس کی افادیت ختم ہو گئی۔ اس مطالعہ سے یہ بات واضح ہو کہ سامنے آتی ہے کہ فیوڈل ازم نے جب بھی تمام مادی وسائل اور اقتدار کو ایک طبقہ میں محدود کیا تو اس کی وجہ سے معاشرے کے دوسرے طبقوں کو یہ موقع نہیں ملا کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو ابھار سکیں، اور انہیں معاشرے کی ترقی میں استعمال کر سکیں۔ اس لئے جب بھی اس طبقہ پر زوال آیا تو اس کے ساتھ ہی معاشرہ بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گیا اور زوال کے عمل کو روکنے والا یا معاشرے کا دفاع کرنے والا کوئی نہیں بچا۔

فیوڈل ازم نے جس طبقاتی نظام کی بنیاد ڈالی تھی اس میں حاکم و محکوم میں اس تدریف و دوری تھی کہ اس نے معاشرہ کو تقسیم کر دیا۔ حکوم طبقہ اتنا کچلا اور دبا ہوا رہا کہ خود اس نے اپنی حالت پر قناعت کر لی، اور اگر مزاحمت کے راستے کو اختیار کیا بھی تو اسے پر تشدد اور ظالمانہ طریقہ سے ختم کر دیا گیا۔

کئی سال کی بات ہے کہ میں نے انگلستان کے ایک دور افتادہ علاقہ میں ایک چرچ دیکھا۔ یہاں چرچ کو بنانے والی زمیندار خاتون کے بارے میں کتبہ پر یہ لکھا ہوا تھا کہ ”مالکن اچھی شخصیت کی حامل تھیں اور اپنے مزاروں سے بڑی خوش اخلاقی سے بات کرتی تھیں۔“ یعنی خوش اخلاقی سے بات کرنا بھی فیوڈل معاشرے میں بینی اور خوبی کی بات تھی (ہمارے ہاں یہ بات آج بھی صحیح ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارا معاشرہ کس قدر فیوڈل اور پھر ہوا ہے)۔

ہمارے بدلتے ہوئے حالات کی وجہ سے اب یہ سوال عام طور پر کیا جا رہا ہے

کہ کیا فیڈل ازم ہماری خرایوں کا ذمہ دار ہے؟ شاید ان صفحات کے مطالعہ سے اس سوال کا جواب مل سکے کہ کیا ہمارے معاشرے کے مادی وسائل اور مراعات صرف ایک طبقہ تک محدود رہیں، یا ان میں سب کو شریک کیا جائے؟

مبارک علی

مارچ ۱۹۹۶ء، لاہور

فہرست

پیش لفظ	
۱-	تعارف
۲-	پہلا باب: یورپی فیوڈل ازم
۳-	دوسرا باب: فیوڈل ازم کا زوال
۴-	تیسرا باب: ہندوستانی نظام جاگیرداری
۵-	چوتھا باب: آخری عہد مغلیہ اور جاگیرداری کا زوال
۶-	پانچواں باب: نظام جاگیرداری اور صوبائی ریاستیں
۷-	چھٹا باب: جاگیرداری اور برطانوی راج
۸-	ساتواں باب: جاگیردار اور برطانوی نظام تسلط
۹-	آٹھواں باب: جاگیردارانہ کلچر
۱۰-	نواں باب: جاگیردار اور سیاست
۱۱-	دواں باب: کیا پاکستان میں جاگیردارانہ نظام ہے؟
۱۲-	اصطلاحات
۱۳-	کتابیات

MashalBooks.Org

تعارف

تاریخی عمل کو سمجھنے کے لئے مورخین تاریخ کو معاشری، سماجی اور سیاسی طور پر کئی ادوار میں تقسیم کرتے ہیں تاکہ ایک خاص عہد اور دور میں جو رحمات پیدا ہوتے ہیں انہیں بہتر طریقہ سے سمجھا جاسکے۔ چنانچہ ابتدائی تاریخی دور کے بعد شکار کا زمانہ، زمانہ غلامی، اور اس کے بعد فیوڈل ازم کا دور آتا ہے۔ فیوڈل ازم کا ادارہ خاص طور سے یورپ میں مخصوص سیاسی، سماجی، اور معاشری حالات کے تحت پیدا ہوا اور وہیں اس کا مکمل فروغ ہوا۔ دوسرے معاشروں میں یہ ادارہ ایک نئی شکل اور ہیئت کے ساتھ پروان چڑھا۔ جاپان کا سموراجی، چین کا جاگیردارانہ اور مشرقی وسطیٰ میں عربوں کی فتح کے بعد اقطاع کا نظام خاص حالات کے تحت تشکیل پایا۔ مگر ان نظاموں کے فرق کے باوجود ان میں ثقافتی طور پر بہت کچھ ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

تاریخ سے جہاں ہم اور بہت کچھ سمجھتے ہیں وہاں ایک سبق یہ بھی ہے کہ ادارے، روایات اور قدریں خاص حالات میں وقت کی ضروریات پوری کرنے کے لئے پیدا ہوتی ہیں، اور جب ان کی افادیت ختم ہو جاتی ہے تو اس کے ساتھ ہی ان کا وجود بھی ختم ہو جاتا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ ہر ادارہ اور روایت آخری وقت تک اپنی بقا کے لئے جدوجہد کرتی ہے اور اپنی بقا کے لئے ہی وہ اپنی ہیئت میں تبدیلی لاتی ہے، نئے نظریات کو اپنانے کی کوشش کرتی ہے تاکہ وہ نئے خطرات اور چیلنجوں کا مقابلہ کر سکے۔ فیوڈل ازم کا ادارہ بھی جس شکل میں وجود میں آیا تھا اس کی وہ شکل وقت کے ساتھ ساتھ برابر بدلتی رہی، ضرورت کے تحت وہ نئی روایات کو اپنے اندرضم کرتا رہا۔ لیکن ان تبدیلیوں کے باوجود بدلتے حالات میں اس کے لئے خود کو باقی رکھنا مشکل ہوتا چلا گیا۔ یورپ کی تاریخ میں فیوڈل ازم اور اس کی بقا کی جنگ کو اس تناظر میں دیکھا جاسکتا ہے۔

تاریخی میں ایسا بھی ہوا ہے کہ کبھی کوئی ادارہ حالات کے دباو کے تحت آہستہ

آہستہ ختم ہوا، اور کبھی اسے انقلابی اقدامات کے ذریعہ یکدم ختم کیا گیا۔ ان دونوں صورتوں میں ادارہ کے زوال کے ساتھ ہی اس سے متعلق کلچر میں بھی زوال آ جاتا ہے۔ اگرچہ کلچر خود کو باقی رکھنے کی جدوجہد کرتا ہے اور اس کے ختم ہونے میں ادارے سے زیادہ وقت لگتا ہے۔ اس لئے فیوڈل ازم کا ادارہ تو کئی ملکوں اور معاشروں میں ختم ہو گیا مگر اس نے جو کلچر پیدا کیا تھا اس کو ختم ہونے میں بڑا وقت لگا۔ زوال پذیر اور شکست یورپی فیوڈل طبقے نے آخر وقت تک اپنے کلچر کی قدرتوں اور روایات کو زندہ رکھنے کی کوشش کی۔ اپنی سیاسی اور مادی طاقت کے ختم ہونے کے بعد وہ اپنے کلچر کے سہارے معاشرے میں خود کو ممتاز کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ مگر جب یورپ میں صنعتی کلچر نے فیوڈل کلچر کو ختم کر دیا تو اس کے ساتھ ہی فیوڈل ازم اور اس کا کلچر تاریخ کا ایک حصہ بن کر رہ گئے۔

اس وقت صورت حال یہ ہے کہ صنعتی تبدیلوں نے کئی ملکوں میں فیوڈل ازم کو ختم کر دیا ہے۔ کئی معاشرے ایسے بھی ہیں جہاں فیوڈل ازم اور صنعتی اداروں کے درمیان کشمکش جاری ہے، اور کئی ایسے معاشرے بھی ہیں جہاں فیوڈل ازم، صنعتی اقدار اور قبائلی روایات کے درمیان تصادم ہے۔ اس صورت حال کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ فیوڈل ازم کو اس کے تاریخی پس منظر میں بھی دیکھا جائے کہ تاریخ میں اس کا کیا کردار رہا ہے؟ کس طرح وقت کے ساتھ اس میں تبدیلیاں آئیں؟ اس کی افادیت کیا تھی؟ اور پھر یہ افادیت کیوں ختم ہو گئی۔

فیوڈل ازم کیا ہے؟ اس کی تعریف اور وضاحت کئی مورخوں نے کی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے اس نظریاتی بحث پر نظر ڈالی جائے جو فیوڈل ازم کی وضاحت کرتی ہے۔ ہندوستان کے مشہور مصنف کوسمی نے فیوڈل ازم کے ارقاء کے بارے میں کہا ہے کہ یہ دو طرح سے ہوا۔ ایک وہ فیوڈل ازم کہ جو اورپ سے نافذ کیا گیا۔ اس قسم کے فیوڈل ازم میں بادشاہ اپنے ماتکوں پر خراج عائد کرتا تھا۔ یہ ماتحت اپنے علاقوں میں پورے اختیارات کے حامل ہوتے تھے۔ جب تک وہ خراج دیتے تھے انہیں اجازت ہوتی تھی کہ وہ اپنے علاقوں میں جو چاہیں کریں۔

فیوڈل ازم کی دوسری قسم وہ ہے کہ جو نیچے سے ارقاء پذیر ہوئی۔ اس میں گاؤں میں زمینداروں نے فوجی قوت و طاقت حاصل کر کے اپنے علاقوں میں حکومت قائم کر لی۔

بعد میں یہ ریاست اور کسانوں کے درمیان ایک واسطہ بن گئے اور مرکزی ریاست نے انہیں یہ حق دے دیا کہ وہ روپیہ وصول کریں اور ضرورت کے وقت فوج کے ساتھ مدد کریں۔ لہذا ان کے کارکن کسانوں سے تیکس وصول کر کے اوپر پہنچاتے تھے۔ جب کہ اول قسم کے فیوڈل ازم میں یہ تیکس مرکزی حکومت کے عہدے دار اور افسر جمع کرتے تھے۔ (۱) اس کے بعد کوئی یورپی فیوڈل ازم کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس ادارے کی بیست اور خصوصیات کی وضاحت کرتا ہے۔

اول: فیوڈل ازم ایک ایسا نظام تھا کہ جس میں پیداواری آلات سادہ، معمولی، اور سستے ہوتے تھے۔ پیداواری عمل انفرادی ہوتا تھا۔ محنت کی تقسیم ابتدائی حالت میں ہوتی تھی۔

دوم: پیداوار خاندان یا برادری کے لئے ہوتی تھی، کسی بڑی منڈی یا مارکیٹ کے لئے نہیں۔

سوم: دوسرے کی زمین پر کاشت کی جاتی تھی۔

چہارم: سیاسی ٹوٹ پھوٹ کے دوران زمین کی ملکیت کے حقوق بدلتے رہتے تھے، کبھی ساری زمین بادشاہ کی ہو جاتی تھی اور کبھی قبائلی سردار یا برادری کی۔

پنجم: مشروط طور پر زمین پر قبضہ۔ راجپتوں اور ترک مسلمان فاتحین کے زمانہ میں جاگیرداروں کے پاس زمینیں مشروط ہوتی تھیں، وراثت میں نہیں۔ یہ اس وقت تک رہتی تھیں کہ جب تک وہ ریاست کی فوجی امداد کرتے تھے۔

ششم: عدالتی اختیارات کا استعمال، اس میں فیوڈل اپنے علاقے میں یہ اختیارات رکھتا تھا۔

کوئی نے یہاں اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ ہندوستان کے فیوڈل ازم میں تین عناصر نہیں تھے۔ غلامی کا ارتقاء پذیر ادارہ، گلڈ، اور چرچ، اس کے مجاہے یہاں ذات پات کی تقسیم تھی کہ جس نے چرچ اور گلڈ کی جگہ رکھی تھی۔ (۲) ہندوستان میں اوپر سے جو فیوڈل ازم آیا اس میں کوئی نئی ایجادات نہیں ہوئیں جیسے کہ قرون وسطی کے یورپ میں ہوئیں جہاں ہوائی پنچکی، گھوڑے کی لگام، اور بھاری ہل ایجاد ہوئے۔ (۳) جنہوں نے معاشرے کی تبدیلی میں حصہ لیا۔ جب کہ ہندوستان معاشرہ ایجادات کے نہ ہونے سے

جمود کا شکار رہا۔

مارک بلونگ نے فیڈل ازم کے بارے میں جو وضاحت کی ہے وہ یہ ہے کہ اس میں کسان کی حیثیت رعیت کی ہوتی تھی، جسے کام کرنے کے صلہ میں تنخواہ کی بجائے جس میں ادائیگی کی جاتی تھی۔ یہ جنگجو طبقہ کے ساتھ وفاداری کے بندھنوں میں جڑے ہوتے تھے اور اس کے عوض وہ طبقہ انہیں تحفظ فراہم کرتا تھا۔ اس جنگجو طبقہ میں سے ایک اور طبقہ پیدا ہوتا تھا جو ماتحتوں کا طبقہ ہوتا تھا (Vassals) جن کی وجہ سے اس طبقہ کی اتحاری تقسیم ہو جاتی تھی۔ اس ادارے سے جو دوسرے ادارے پیدا ہوئے۔ ان میں ریاست، خاندان، اور چرچ کے ادارے اہم تھے۔ (۲)

کچھ مورخ اس ادارے کو ایک سیاسی ادارہ کی حیثیت دیتے ہیں، جس کے ذریعہ حکومت کی جاتی ہے۔ اگرچہ اس کی وجہ سے سماجی و سیاسی ادارے تشکیل پاتے ہیں، مگر اس کی سیاسی اہمیت زیادہ ہوتی ہے۔

مورخوں کا یہ بھی خیال ہے کہ یہ ادارہ بڑا محدود ہوتا تھا۔ کیونکہ اس میں جو بھی پیداوار ہوتی تھی وہ محض استعمال کے لئے ہوتی تھی، تجارت کے لئے نہیں۔ اس لیے اس کی معاشی حیثیت کمزور ہوتی تھی۔ اس کا سب سے بڑا مقدمہ یہ ہوتا تھا کہ زراعتی پیداوار کو زبردستی چھین لیا جائے تاکہ اس آمدن کی بنیاد پر اپیسریل ریاست قائم رہے۔ زائد مقدار کو لینے کے لئے سیاسی و قانونی اداروں کو استعمال کیا جاتا تھا۔ اس صورت حال کی وجہ سے حقیقی پیداوار کرنے والا کسان پیداواری قوانین سے محروم رہتا تھا۔ اس زائد مقدار کو ٹیکس، جرمانہ، اور بیگار کی قانونی شکل دے کر وصول کیا جاتا تھا۔

اس نظام میں سب سے زیادہ مجبور صورت حال کسان کے لئے ہوتی تھی اس کی اہمیت کی پیش نظر اسے زمین سے جبراً باندھ کر رکھا جاتا تھا۔ کیونکہ اس کی محنت کی خریداری کے لئے کوئی مارکیٹ نہیں ہوتی تھی اس لئے اسے مجبوراً کھیت پر کام کرنا پڑتا تھا۔ اس عدم مقابلہ کی وجہ سے ایک ہی حالت پر رہتا تھا اگر اسے آزاد بھی کر دیا جاتا تو وہ کسی دوسرے جگہ اپنی محنت نہیں بچ سکتا تھا۔ اس لئے کھیت ہی اس کی پناہ گاہ اور روزی کا ذریعہ رہتا تھا، اس لئے کسان کو آزاد کرنے کے لئے محض قانون کافی نہیں تھا۔ معاشی آزادی کے لئے مندرجہ اور مارکیٹ کا ہونا بھی لازمی تھا۔ چونکہ قرون وسطی میں جہاں مارکیٹ میں مزدوری کم

یا ب تھی وہاں فیوڈل لارڈز کو آسانی سے کسانوں کی محنت دستیاب ہو گئی۔ اور ان کی محنت پر انہوں نے اپنی معاشی برتری اور سیاسی قوت کو قائم کیا۔ (۵)

ہر ہنس مکھیا نے ان طریقوں کی نشاندہی کی ہے کہ جن میں زائد پیداوار کو کسان سے چھین لیا جاتا تھا۔ مثلاً غلامی کے زمانہ میں پیداوار کو غلاموں سے چھین لیا جاتا تھا اور یہ مالکوں کے تصرف میں آ جاتی تھی۔ سرمایہ دارانہ زراعت میں پیداوار کو کسان سے چھین تو لیا جاتا ہے مگر اسے مارکیٹ کے لحاظ سے محنت کا عوضانہ دیا جاتا ہے۔ فیوڈل ازم میں پیدا کرنے والا اپنی پیداوار سے قطعی جدا تو نہیں کیا جاتا تھا، مگر اس سے زائد مقدار لے لی جاتی تھی (۶) لہذا فیوڈل ازم میں غیر زراعتی طبقہ پیداوار کو ہتھیا لیتا تھا۔ اس کا زمین پر قبضہ بحیثیت فرد کے ہوتا تھا نہ کہ بحیثیت جماعت کے۔ (۷)

فیوڈل ازم کی ایک شکل تو وہ تھی کہ جب بڑی بڑی امپائرز بفتی تھیں تو انہیں مختلف علاقوں میں امن و امان برقرار رکھنے اور ٹیکس کی وصولیابی کے لئے فوجی طاقت کی ضرورت ہوتی تھی۔ شہنشاہ اور حکمراء کے لئے یہ مشکل تھا کہ وہ مرکز میں رہتے ہوئے اور پھیلے ہوئے علاقوں پر اپنا تسلط برقرار رکھ سکے۔ اس لئے وہ ان علاقوں کو تقسیم کر کے اپنے عہدے داروں افسروں یا مقامی فوجی عاملوں کو دے دیتا جو جاگیر کی آمدنی کے عوض اس کی فوجی خدمت ادا کرتے تھے، اور اس سے وفادار رہتے تھے۔ اس میں زمین حکومت کی ہوتی تھی، یہ بطور وراشت نہیں دی جاتی تھی۔

اس لئے جب بھی نیا حکمراء خاندان آتا یا فاتح نئی زمینوں پر قبضہ کرتا تو وہ ان فیوڈل لارڈز کو رہنے دیتا کہ جنہوں نے اس کے ساتھ تعاوون کیا ہو۔ مگر جن لوگوں نے قدیم حکمراء خاندان کا ساتھ دیا ہوتا ان کی زمینیں چھین لی جاتی تھیں۔ چنانچہ فاتحین جاگیریں اپنے وفادار ساتھیوں کو دیتے تھے۔ یا ان قدیم جاگیرداروں کو جنہوں نے فاتحین کی شرائط کو تسلیم کر لیا ہو۔ مثلاً ہندوستان کی تاریخ میں جب ترک فاتحین آئے تو یہ اپنے ساتھ ترک و ایرانی لوگ لے کر آئے جو ان کے عہد میں جاگیردار بنے۔ مغلوں نے ان کی جگہ اپنے وفادار ساتھیوں کو جاگیریں دیں اور وفادار راجپوت فیوڈل لارڈز کو باقی رکھنے

اس لئے فیوڈلز کے لئے اپنی جاگیریں دیں اور مراجعت کو باقی رکھنے کے لئے ضروری تھا کہ وہ وقت کے ساتھ اپنی وفاداری بدلتا رہے۔ اس لئے وفاداری کی تبدیلی اس

کے کردار کا ایک جزا نیک بن گئی۔ چونکہ ایک فیوڈل کے لئے سب سے اہم چیز زمین ہوتی تھی کہ جس سے اسے معاشی و سیاسی اقتدار ملتا تھا اس لئے زمین کے تحفظ کی خاطر وہ تمام اخلاقی و سماجی اصول و قاعدے قربان کر دیتا تھا۔ زمین کے مقابلہ میں قوم، نسل، اور ملک اس کے لئے اہم نہیں رہتے تھے۔

لہذا حکمرانوں نے زمینوں کی تقسیم کر کے اپنے حمایتی وفاداروں کا طبقہ پیدا کیا۔

اگر زمین کم پڑ جاتی تھی تو بادشاہ اپنی زمین سے جا گیرداروں کو جا گیر دے دیتا تھا، جیسا کہ یورپ میں ہوا، جہاں انہوں نے چرچ کی زمینوں پر قبضہ کر کے انہیں اپنے امراء میں تقسیم کر دیا، جیسا کہ انگلستان کے بادشاہ ہنری ششم نے کیا اس نے کیا ۱۵۳۵ء میں خانقاہوں کی زمینوں اور دولت پر قبضہ کر کے اسے اپنے حامیوں میں تقسیم کر دیا۔ اس کے بعد اس اگر بادشاہ کو ضرورت ہوتی تھی تو وہ جا گیروں پر قبضہ کر کے اپنی طاقت و دولت دونوں بڑھاتا تھا، جیسے کہ کارل نجمین دور میں چارلیس مارٹن نے کیا۔ (۸)

فیوڈل ازم کی ایک دوسری قسم وہ تھی کہ جب کوئی امپائر ٹوٹی تھی تو اس کے نتیجے میں چھوٹے چھوٹے فیوڈل لارڈز اپنے اپنے علاقوں پر قابض ہو جاتے تھے اور مرکزی حکومت کی اختیاری کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیتے تھے۔ یورپ میں اس کی مثال کارل نجمین امپائر ہے، قدیم ہندوستان میں موریہ سلطنت، اور جدید دور میں مغلوں کا زوال ہے کہ جس کی وجہ سے فیوڈل لارڈز کا طبقہ مضبوط ہوا اور انہوں نے اپنے اپنے علاقوں میں قبضہ کر کے وہاں کی آمدی کو خود ہتھیالیا۔

فیوڈل ازم کے ادارے کا تجویز کیا جائے تو اس میں تین عناصر ملتے ہیں:

کسانوں کی غلامی، جا گیر اور جا گیر کو بطور معاشی یونٹ استعمال کرتا۔ جب یہ تین عناصر مضبوط ہوں تو اس کے نتیجہ میں نہ صرف تجارت زوال پذیر ہوتی بلکہ شہروں کی آبادی بھی بڑھنے نہیں پاتی۔ اس لئے جب بھی شہروں کی آبادی بڑھتی ہے اور تجارت کو فروغ ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے فیوڈل ازم کا نظام کمزور ہوتا ہے کیونکہ کسانوں کو شہروں میں ملازمت کے موقع میسر آنے لگتے ہیں اور وہ گاؤں چھوڑنے پر آمادہ ہوتے ہیں اس لئے جب ریاست تاجروں کی ہست افزائی کرتی ہے تو فیوڈلز اس کا مقابلہ کرنے کے لئے کسانوں کی نقل و حرکت پر پابندی لگا دیتے ہیں۔ کیونکہ ان کی زمینوں کی پیداوار کا انحصار کسان کی

محنت پر ہوتا ہے۔ (۹)

اس تعارف کے نتیجہ میں جو بات واضح ہو کر سامنے آتی ہے وہ یہ کہ ہے فیوڈل ازم کا ادارہ ہر ملک میں خاص حالات میں پیدا ہوا اور وقت کے ساتھ بدلتا رہا، اس لئے اس کی ایک مکمل اور جامع تعریف تو نہیں ہو سکتی، لیکن یہ ضرور کامہ جا سکتا ہے کہ اس ادارے کی جو عمومی خصوصیات رہی ہیں، ان میں فوجی طبقہ کا معاشی پیداوار پر قبضہ، نجی جائیداد کا حق، (مگر کئی معاشروں میں زمین کو نجی جائیداد کی حیثیت نہیں بھی دی گئی)۔ کسانوں اور کاشتکاروں کی محنت کا استھصال، حکمران طبقے کے تحفظ کے لئے اخلاقی و سماجی اور مذہبی اقدار کی تسلیل۔ زائد مقدار کے حصول سے جو دولت جمع ہوئی اس سے آرٹ، تعمیر، ادب و شاعری کا فروغ۔

اس لئے اس کی وضاحت ضروری ہے کہ یہاں فیوڈل ازم کی اصطلاح و سچ معنوں میں استعمال ہوئی ہے۔ مگر جب ہندوستان کا ذکر آتا ہے تو یہاں پر جا گیرداروں کے لفظ کو استعمال کیا گیا ہے کیونکہ اس سے کوئی پیچیدگی پیدا نہیں ہوتی ہے۔ مورخوں اور سماجی علوم کے ماہرین نے اس قسم کے سوالات بھی اٹھائے ہیں کہ کیا ہندوستان میں فیوڈل ازم رہا ہے؟ تو اس سلسلہ میں آر۔ ایں۔ شrama کی کتاب ”ہندوستان میں فیوڈل ازم“ بی۔ این۔ ایں یادو کی کتابیں ”سواسٹی اینڈ کلپر“ اور ”Immobility and Subjection“ اور ہربنس کھلکھلا کا مقالہ ”کیا ہندوستان میں فیوڈل ازم تھا؟ ان سوالوں کے جوابات دیتے ہیں۔ یورپ میں یہ دور غلامی اور پھر جرمون قبائل کے درمیان تفریق کے نتیجہ میں پیدا ہوا۔ ہندوستان میں ریاست نے تنخواہ اور خیرات و صدقہ یا چیڑی کے عوض، ریونیو کے حقوق کے ساتھ، اپنے عہدے داروں کو زمین دے کر اپنی قسم کا فیوڈل ازم پیدا کیا، (۱۰) ان صفحات میں اسی بات کی کوشش کی گئی ہے کہ فیوڈل ازم کی ان مختلف شکلوں کی وضاحت کی جائے اور ان کی تاریخی کردار پر روشنی ڈالی جائے۔

حوالہ جات

- 1- D.D.Kosambi:An Introduction to the Study of Indian History, Bombay1956. 6th edition, 1994p.295
 - 2 کوئی: ص ۳۵۳-۵۵
 - 3 ایضاً ص ۳۵۵
 - 4 مارک بلون: فیؤل سوسائٹی۔ شکا گو ۱۹۶۳ء ص ۳۳۶
- 5- ہر نہ کھیا: Perspectives on Medieval History, Vikas Delhi 1994- P.93
 - 6 ایضاً: ص ۹۵
 - 7 جان کرچ لے: فیؤل ازم، جارج ایلن اینڈ ان دن ۱۹۷۸ء ص ۱۷۶
 - 8 ایف۔ ایل۔ گان شوف: فیؤل ازم، لائل مین ۱۹۵۲ء، ص ۱۷۶
 - 9 سندھ میں وڈیوں کی جیلوں کی تفصیل اخبارات میں آئی ہے کہ انہوں نے ایڈوانس میں معاوضہ دے کر کسانوں کو قیدی بنالیا اور ان سے زبردستی کام کرتے رہے۔ ان کی نگرانی کی جاتی تھی تاکہ وہ فرار نہ ہو سکیں۔
 - 10 کھیا: ص ۱۱۲